بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

REGD. NO. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱،

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۰ شہادت ۱۳۳۹ ہش | ۲۰ اپریل ۱۹۶۰ء | نمبر ۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۹ اپریل بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل حضور کو کچھ اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے

احباب جماعت نہایت درد دل سے حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

جنوبی افریقہ میں تمام افریقی بستیوں پر مسلح پولیس اور فوج کا زبردست پہرہ

گھانا کی طرف سے جنوبی افریقہ کے سیاسی پناہگزینوں کو مالی امداد دینے کا اعلان

جوہنسبرگ ۱۹ اپریل۔ جنوبی افریقہ میں آج سے شناختی پاس کے قانون کے خلاف ہفتے بھر کی عام ہڑتال شروع ہو رہی ہے۔ ہڑتال کے پیش نظر ہڑتالوں کو روکنے کے لئے تمام ملک کی افریقی بستیوں میں مسلح پولیس اور فوج کا زبردست پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ ہفتے بھر کی ہڑتال افریقی نیشنل کانگریس کی مہم کے تحت کی جا رہی ہے۔ پچھلے دنوں نیشنل کانگرس نے تمام افریقی بستیوں میں پمفلٹ تقسیم کئے تھے۔ جن میں کہا گیا تھا کہ وہ شناختی پاس کے قانون کے خلاف بطور احتجاج ایک ہفتے تک کام پر نہ جائیں اور اپنے گھروں میں ٹھہریں۔ جنوبی افریقہ کی پولیس نے وعدہ کیا ہے کہ جو افریقی باشندے ہڑتال کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے کام پر جانا چاہیں۔ ان کی پوری حفاظت کی جائے گی۔ پمفلٹوں میں افریقی باشندوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے بال بچوں کو بھی ایک ہفتے تک سکول نہ جانے دیں۔ گزشتہ ہفتے پمفلٹ تقسیم کرنے کے الزام میں آٹھ افریقی باشندوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ایسٹر کی وجہ سے چونکہ عام تعطیل تھی۔ اس لئے ہڑتال کا احساس نہیں ہوا۔ کل اس کا زیادہ اثر پڑے گا۔ جبکہ بیشتر تجارتی اور صنعتی اداروں کے ہفتہ بھر کے لئے بند ہو جانے کا خدشہ ہے۔ جنوبی افریقہ کے محکمہ تعلیم نے آج ایک بیان میں والدین اور اساتذہ کو خبردار کیا ہے۔ کہ اگر انہوں نے منگل سے معمول کے مطابق کام شروع نہ کیا تو سکول بند کر دیئے جائیں گے۔

گھانا نے جنوبی افریقہ کے سیاسی لیڈروں کو فرار ہونے میں مدد دینے کا اعلان کیا ہے۔ گھانا کے وزیر خارجہ نے کہا کہ افریقہ کے سیاسی پناہ گزینوں کو گھانا مالی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔

آئین کمیشن جون میں مشرقی پاکستان کا دورہ کریگا

لاہور ۱۹ اپریل۔ آئین کمیشن نے ملک کے نئے آئین کے بارے میں قانونی ماہروں اور پیشہ وارانہ اداروں سے آراء مانگی ہے۔ ان میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں کے جج وکلاء کی انجمنیں کالجوں کے پرنسپل، ایوا، اقبال اکیڈیمی، ندوۃ الاسلام اکیڈیمی اور اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بھی شامل ہیں۔ آئین کمیشن جون کے دوسرے ہفتے میں مشرقی پاکستان کے چھ ہفتے کے دورے .... پر روانہ ہو رہا ہے۔ اس کے بعد مغربی پاکستان کے طول و عرض کا دورہ کرے گا۔

اس سال سہ سالہ ڈگری کورس جاری کیا جائیگا

کراچی ۱۹ اپریل۔ آج سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ کراچی یونیورسٹی میں آئندہ تعلیمی سال سے سہ سالہ ڈگری کورس جاری کر دیا جائے گا۔ تعلیمی کمیشن نے ملک بھر میں سہ سالہ ڈگری کورس جاری کرنے کی سفارش کی تھی۔ آج کل کراچی میں ڈگری دو سال کی ہے۔ اس لئے کراچی یونیورسٹی ایکٹ میں بھی ترمیم کی جا رہی ہے اور اس مقصد کے لئے مختلف سب کمیٹیاں قائم کر دی گئی ہیں

پاکستانی ارکان ۵ مئی کو رنگون جائیں گے

کراچی ۱۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پاک برما سرحدی کمیشن کے پاکستانی ارکان ۵ مئی کو رنگون جائیں گے۔ پاکستانی وفد کی قیادت چٹاگانگ کے ڈویژنل کمشنر مسٹر اے ٹی علی کریں گے۔ یہ کمیشن برما اور پاکستان کے سرحدی تنازعات طے کرے گا۔ کمیشن کے پہلے اجلاس کے لئے ایجنڈا مرتب کیا جا چکا ہے۔

وقف جدید کے وعدوں کے متعلق ضروری گذارش

یکم مئی سے وقف جدید کا نیا مالی سال شروع ہو رہا ہے لیکن کئی ایک جماعتوں کی طرف سے ابھی تک تیسرے سال کے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے۔ وعدہ جات نہ پہنچنے کی وجہ سے پورے طور پر بجٹ نہیں بنایا جا سکتا۔ اس لئے جملہ امراء صاحبان و دیگر عہدہ داران سے گذارش ہے کہ وہ مہربانی فرما کر ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنی جماعتوں سے مکمل وعدہ جات بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

وقف جدید کا کام گزشتہ دو سالوں میں نہایت خوشکن رہا ہے۔ اس لئے موجودہ سال کے کام کو پہلے سے بہتر بنانے کے لئے جماعت کے دوستوں کو اور زیادہ زور لگانا چاہیئے۔ یہ مقصد اس قدر اہم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے ..... تو وہ میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا"

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کے دل میں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ وہ دنیا کی روحانی کھیتی کیلئے بیج کی حیثیت رکھتا ہے

اچھا اور قابلِ قدر بیج وہی ہوتا ہے جو جلد جلد بڑھے اور اس کے ایک ایک دانے سے سینکڑوں دانے پیدا ہوں

اپنے اندر اخلاص تقویٰ اور قربانی کی صحیح روح پیدا کرو۔ جماعتی اور قومی مفاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۴۷ء بمقام کراچی

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
آج جمعہ میں جتنے دوست آئے ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ گزشتہ دورے کی نسبت (جس کو پانچ سال گزر چکے ہیں) اب یہاں کی جماعت کی ترقی

ایک نظر آنے والی ترقی ہے

لیکن جو کام ہمارے سامنے ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری جماعت کی حیثیت ابھی اتنی بھی نہیں۔ جتنی کھیت کے مقابلہ میں بیج کی ہوتی ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک دانے سے سات سو دانے پیدا ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس سے بھی زیادہ پیداوار ہو سکتی ہے۔ اور گو ہمارے ملک میں ایک دانے سے سات سو دانہ پیدا نہیں ہوتا لیکن قرآن کریم نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ زراعت میں اتنی ترقی کی جا سکتی ہے کہ ایک دانہ سے سات سو دانہ پیدا ہو۔ گویا ایک ایکڑ سے چار پانچ سو من تک پیداوار ہو سکتی ہے۔ ہمارے ہاں اوسط آٹھ سات آٹھ من فی ایکڑ ہے۔ اگر قرآن پاک کے اصول کے مطابق پیداوار ہو۔ تو ہمارے ملک میں کروڑوں من گندم ضرورت سے زیادہ پیدا ہو سکتی ہے۔ درحقیقت

قرآن کریم نے یہ صراحت فرمائی ہے

کہ اس بات کے امکانات موجود ہیں کہ ایک دانے سے سات سو دانہ پیدا ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی زیادہ ترقی کی امید دلائی ہے۔ اس اصل کے ماتحت

اگر زراعت کو ترقی دی جائے تو اتنا غلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جو موجودہ آبادی سے پچاس گنا زیادہ آبادی کے لئے بھی کافی ہو سکتا ہے۔ گو بظاہر یہ بات ناممکن نظر آتی ہے۔ اور بعض لوگ اس بات پر اعتراض بھی کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب زمین کی طاقت کے متعلق جو تحقیقات ہوئی ہے۔ اس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ زمین کے اندر ایسی قابلیت موجود ہے۔ کہ اس سے زیادہ غلہ حاصل کیا جا سکے۔ بہرحال اس ملک میں غلہ اور بیج کی جو نسبت ہے وہ اس شہر کی آبادی اور ہماری جماعت کے افراد کی نہیں۔ سندھ میں عموماً

۳۰ سیر فی ایکڑ

بیج ڈالتے ہیں۔ اور اوسط پیداوار قریباً آٹھ من فی ایکڑ ہوتی ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ کل پیداوار کا [illegible] حصہ بیج ہوتا ہے۔ اگر ہماری جماعت کا ہر فرد بیج کی حیثیت اختیار کرے۔ اور اپنے اندر ایسا اخلاص اور تقویٰ پیدا کرے۔ کہ اس کی تمام خواہشات پر اللہ تعالیٰ کے لئے موت وارد ہو جائے۔ اور جس طرح دانہ خاک میں فنا ہو کر ایک نئی پیدائش حاصل کرتا ہے۔ یہی حالت ہمارے ہر فرد کی ہو جائے۔ تو اس لحاظ سے بھی شہر کی کل آبادی کا [illegible] حصہ ہمارے آدمی ہونے چاہئیں۔ اور آدمی بھی ایسے مخلص ہونے چاہئیں۔ جو

بیج بننے کی اہمیت

اپنے اندر رکھتے ہوں۔ اور ان کے اندر روحانی قابلیت موجود ہو۔ کیونکہ بعض بیج ایسے بھی ہوتے ہیں جو ضائع چلے جاتے ہیں۔ اگر ہماری جماعت کا ہر فرد اس بات کا احساس رکھتا ہو۔ کہ وہ دنیا کی روحانی کھیتی کے لئے بیج ہے۔ اور وہ قربانی کر کے ہی دنیا کی حالت کو بدل سکتا ہے۔ اور اگر

ہر احمدی میں یہ احساس

موجود ہو۔ کہ میری زندگی دوسروں کے لئے ہے اپنے لئے نہیں۔ تو پھر بے شک ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہر احمدی بیج کا قائمقام ہے۔ اور ہم آئندہ اچھے نتائج کی امید کر سکتے ہیں۔ ورنہ صرف نام لکھ لینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ دنیا میں ہزاروں لاکھوں انسان بظاہر ایسے ہیں جو کہ انسان کہلاتے ہیں۔ لیکن وہ انسانیت سے بالکل عاری ہوتے ہیں۔ تم مسلمانوں کو ہی دیکھ لو۔ کہ مسلمان کہلانے والے تو کروڑوں ہیں لیکن

اسلام پر عمل کرنے والے

ان کے مقابلہ میں کتنے تھوڑے ہیں۔ اسی طرح نام کے لحاظ سے تو گندے انڈے بھی انڈے ہی ہوتے ہیں لیکن اچھے اور گندے انڈے برابر نہیں ہو سکتے۔ جو انڈے گندے ہوتے ہیں ان سے بچے پیدا نہیں ہو سکتے۔ اور جو انڈے اچھے ہوتے ہیں۔ ان سے بچے پیدا ہوتے ہیں

پس جو فرق اچھے اور گندے انڈے میں ہے وہی فرق

اچھے اور بُرے بیج

میں ہوتا ہے۔ اچھے بیج سے تو دس گنا غلہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جو بیج کسی قدر خراب ہوتا ہے۔ اس سے دگنا تگنا غلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جو بیج خراب ہوتا ہے اس سے بعض دفعہ تو کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا اور بعض دفعہ جتنا بیج ڈالا جاتا ہے۔ اتنا ہی اس سے غلہ پیدا ہوتا ہے۔ بہرحال ایسا بیج بیج کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا اسی طرح

میں دیکھتا ہوں

کہ اول تو ہماری جماعت کی تعداد بہت کم ہے۔ اور پھر ان میں سے بھی وہ لوگ بہت کم ہیں۔ جو حقیقی اخلاص اور تقویٰ کی روح اپنے اندر رکھتے ہوں۔ اور تمام دنیا کے بچانے کے لئے ان کے دلوں میں ایک آگ سلگ رہی ہو۔ اور وہ یہ کوشش کرتے ہوں۔ کہ دنیا کفر و ضلالت کی تاریکیوں سے نجات حاصل کرے۔ اور اگر زیادہ نہیں تو کم سے کم اپنے شہر والوں کے لئے ہی ان کے

دلوں میں درد

پیدا ہوتا ہو۔ کہ یہ کیوں ہدایت سے محروم ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ وہ بظاہر سمجھتے ہیں۔ کہ

ہم سب کچھ سمجھ

رہے ہیں

لیکن درحقیقت وہ کچھ بھی نہیں سمجھ رہے ہوتے

میں نے پٹیالہ کی۔

ایک عورت کا واقعہ

کئی دفعہ بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عورتوں کی علمی ترقی کے لئے ایک دفعہ عورتوں میں لیکچر دینے شروع کئے دس پندرہ دن کے بعد آپ کو خیال آیا کہ عورتوں سے پوچھنا بھی چاہئے کہ وہ کچھ سمجھتی بھی ہیں یا نہیں آپ کے لیکچر وفات مسیح اجرائے نبوت اور ضرورت الہام وغیرہ کے متعلق تھے۔ دس پندرہ دن کے لیکچروں کے بعد آپ نے ایک دن ایک عورت سے جو کہ پٹیالہ کی رہنے والی تھیں۔ اور سب سے آگے بیٹھا کرتی تھیں۔ پوچھا۔ بی بی بتاؤ کہ اتنے دن میں اپنے لیکچروں میں کیا کہتا رہا ہوں اس نے جواب دیا کہ کوئی اللہ اور رسول اور نماز اور روزہ کی باتیں ہی کرتے ہوں گے اور کیا کرتے ہوں گے اب جس شخص کی یہ حالت ہو وہ اعلیٰ بیج کس طرح قرار پا سکتا ہے وہ تو یقیناً کھوکھلا بیج ہو گا اور اگر کھوکھلا بیج تیس سیر بھی ڈالا جائے گا۔ تو اس سے تیس سیر غلہ پیدا ہونے کی بھی امید نہیں ہو سکتی پس خالی قربانی کسی کام کی نہیں جب تک کہ اس کے ساتھ ایسی روح نہ ہو جو آئندہ

زیادہ اچھے نتائج

پیدا کرنے والی ہو اگر صرف جان دینا کافی ہو تو حبشی تو جھنڈے سب سے آگے ہوتے ہیں لیکن کیا ان کے جان دینے سے قوم کی حالت سدھر جاتی ہے۔ اور قومی عمارت مضبوط ہو جاتی ہے مسلمانوں میں آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو کہ جان دینے سے دریغ نہیں کرتے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اسلام کی شوکت وعظمت اور ترقی کو صحیح رنگ میں قائم نہیں کر سکے جو بیج فنا ہو کر زیادہ اچھے پھل پیدا نہیں کرتا۔ ہم اسے اچھا بیج نہیں کہہ سکتے اچھا بیج وہی ہے جو کہ اچھے پھل پیدا کرتا ہے۔

اصل بات یہ ہے

کہ کسی مقصود اور مدعا کے لئے قربانی کرنا ہی انسان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور یہی جذبہ دوسرے لوگوں کے دلوں میں قربانیوں کی خواہش پیدا کرتا ہے پس ہماری جماعت کے ہر فرد کو اچھے بیج کی حیثیت اختیار کرنی چاہئے۔ جو کہ جلد جلد بڑھتا ہے اور ایک دانے سے سات سو دانے پیدا کرتا ہے۔ جس کے متعلق ثابت ہو جائے کہ وہ بہت اچھا بیج ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے لوگ بڑی بڑی کوششیں کرتے ہیں۔ مثلاً مصر میں روئی بہت اچھی پیدا ہوتی ہے اور مصر کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہمارا بیج سب سے اچھا ہے اس لئے ہم دوسرے ملکوں کو نہیں دے سکتے چنانچہ وہاں کی گورنمنٹ کا یہ قانون ہے کہ کوئی شخص مصر سے باہر روئی کا بیج نہیں لے جا سکتا جب یہ قانون ہے تو ایسی صورت میں لوگ اس بیج کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے

یہ طریق اختیار کرتے ہیں

کہ کسی دوست کو خط لکھا تو اس میں ایک بیج ڈال دیا وہ دوست اس ایک بیج کو نہایت احتیاط کے ساتھ بوتا ہے اور جب وہ اُگ کر پودے کی صورت اختیار کرتا ہے۔ تو اس ایک پودے سے پچاس ساٹھ بیج پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھر اگلے سال ان پچاس ساٹھ بیجوں سے تین چار سو بیج پیدا ہوتے ہیں پھر تیسرے سال تین چار سو سے پانچ سات ہزار بیج بن جاتے ہیں پھر چوتھے سال پچاس ساٹھ ہزار بیج بن جاتے ہیں پھر پانچویں سال پانچ دس لاکھ بیج بن جاتے ہیں غرض پانچ سات سال کی محنت شاقہ کے بعد کہیں بیج تیار ہوتا ہے اور لوگ نہایت احتیاط کے ساتھ ان پودوں کی نگرانی کرتے ہیں تا کہ وہ ضائع نہ ہو جائیں۔ پس جس شخص کے پاس تھوڑا بیج ہوتا ہے وہ اس کی

زیادہ سے زیادہ حفاظت

کرتا ہے۔ اور اس سے زیادہ بیج حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے ہمیں بھی اپنی تعداد کی طرف دیکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ دنیا میں زیادہ سے زیادہ احمدیت کے بیج کو پھیلانا چاہئے۔ اور کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ہمارا کوئی بیج بھی کسی جگہ ضائع نہ ہو ہم ہر سال پہلے کی نسبت زیادہ احتیاط کریں اور ہر سال پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کریں۔ تا کہ دنیا میں اس بیج کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے بعض لوگ جو دوسرے علاقوں سے کوئی بیج یا پودا نکال لاتے ہیں اور اس کو اپنے ملک میں ترقی دیتے ہیں وہ دنیا میں عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور بعض تو تاریخی آدمی بن جاتے ہیں اور احمدیت تو ایک مذہب ہے جس کا پودا لگانے والا کبھی بھلایا نہیں جا سکتا فرانس کے بہت بڑے آدمی نے ٹرکی میں جا کر محض اس لئے ملازمت اختیار کی تھی۔ کہ قسطنطنیہ میں جو شاہی باغ تھا۔ اس میں خاص قسم کا گلاب تھا وہ چاہتا تھا کہ اس کی ایک قلم حاصل کر سکے چنانچہ اس نے باغبان کے طور پر باغ میں کام کرنا منظور کیا اور وہاں سے

گلاب کی ایک قلم

نکال لایا اور اسے اپنے ملک میں ترقی دی اور آج تک وہ گلاب اس کے نام سے مشہور ہے۔ اس شخص نے اپنی عمر کا ایک حصہ بطور باغبان محض اس لئے خرچ کیا کہ وہ ایک چیز اپنے ملک میں لے آئے اسی طرح کسی ملک سے۔ کوئی شخص آلو لے آیا۔ کوئی تمباکو لے آیا کوئی کافی لے آیا ان کو اپنے ملک میں ترقی دی اور گورنمنٹ کے قانونوں سے بچتے ہوئے اپنے ملک کے لئے دولت کا سامان پیدا کیا۔ جب دنیوی بیجوں کے لئے لوگ اتنی محنت اور قربانی کرتے ہیں تو وہ بیج جس سے ایمان کی کھیتی وابستہ ہے اور جس کا پھیلانا ہمارے لئے ضروری ہے۔ اور جس کے بغیر اسلام کے دوبارہ زندہ ہونے کا کوئی رستہ کھلا نظر نہیں آتا۔ اس بیج کے لئے احمدیوں کو کس قدر قربانی اور محنت کرنی چاہئے۔ یہ اس بیج کی اہمیت سے خود ظاہر ہے پس اس بیج کے پھیلانے کے لئے

سچی قربانی اور سچے عزم کی ضرورت ہے

ہماری حیثیت تو بیج کی مقدار کے برابر بھی نہیں اس لئے ہمیں تو اور بھی زیادہ قربانی کی ضرورت ہے اگر ہم نے احمدیت کے بیج کو تمام دنیا میں پھیلانے کی کوشش نہ کی۔ ....

.... تو ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوں گے ہمارے لئے یہ بات کافی نہیں ہو گی کہ ہم نے اپنی زندگی اچھی گزاری ہے۔ بلکہ ہمارے ذمہ یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہم اسلام کی کھیتی کو دوبارہ تروتازہ کریں اور اس کے لئے بطور بیج بنیں بعض دفعہ انسان اپنے لئے زندگی بسر کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ اسے دوسروں کے لئے زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ انبیاء کی جماعتوں کے لئے یہ بات کافی نہیں ہوتی کہ وہ خود نیکی اور تقویٰ پر قائم رہیں بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم کرنا

ان کا فرض ہوتا ہے

اور اگر وہ اس فریضہ کے سرانجام دینے میں کوتاہی سے کام لیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے مجرم ہوتے ہیں۔ ان میں اور دوسرے لوگوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ عام لوگ اپنے لئے جیتے ہیں۔ لیکن وہ دوسروں کے لئے جیتے ہیں جو شخص دنیوی عزت کے لئے کام کرتا ہے وہ دنیا کی نظروں میں معزز ہو جاتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے انعام کا مستحق ہو جاتا ہے۔ لیکن ان دونوں کے مرتبہ میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے اور

اس کی مثال تم یوں سمجھو کہ ایک جرنیل بھی بڑا آدمی ہے۔ اور ایک تاجر بھی بڑا آدمی ہے اور سوسائٹی میں صرف جرنیلوں کی ہی عزت نہیں ہوتی بلکہ بڑے بڑے تاجروں کی بھی عزت کی جاتی ہے۔ لیکن جب تاریخ ان کا مقابلہ کرے گی۔ تو اس میں تاجر کو جوتی کی حیثیت بھی نہیں دی جائے گی۔ اور

ایک جرنیل کی حیثیت

تاج کی ہوگی۔ جرنیل کو یہ مقام اس لئے دیا جائے گا کہ اس نے اپنی قوم کے لئے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا۔ اور اپنے ملک کے لئے زندگی بسر کی۔ لیکن وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے زندگی گزارتا ہے۔ وہ تو اتنی بڑی عزت کا مستحق ہے کہ دنیا کی کوئی عزت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

پس وقت کی نزاکت کو سمجھو۔ اور زیادہ سے زیادہ قربانی کرکے اس بیج کو شہروں۔ صوبوں۔ اور ملکوں میں پھیلانے کی کوشش کرو۔ اور اگر تمہاری نظر زیادہ وسعت نہیں رکھتی تو کم از کم اپنے شہر کی درستی کی تو کوشش کرو۔ یوں تو ہر جگہ ہی ہمیں احمدیت کے پھیلانے کی ضرورت ہے لیکن سندھ کی طرف ہمیں خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۱۵ سنہ کی بات ہے

اس وقت سندھ کو ابھی کوئی اہمیت نہ تھی۔ اور سندھ بمبئی کی ایک کمشنری تھی کہ میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ میں ایک نہر کے کنارے پر ہوں اور اس نہر کا نظارہ دیکھ رہا ہوں میں ابھی وہیں کھڑا ہوں۔ کہ شور پڑ گیا کہ دریا کا بند ٹوٹ گیا ہے۔ اور تمام علاقے میں پانی پھیل گیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اردگرد کے گاؤں پانی کی نذر ہو گئے ہیں۔ میں حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں مجھے آواز آئی کہ پانی ادھر بھی آگیا ہے میں اس جگہ سے ابھی ہٹا نہیں تھا۔ کہ نہر کا بند ٹوٹ گیا۔ اور میں پانی میں گھر گیا۔ جب میں نے ہوش سنبھالا۔ تو میں نے یہ خیال کیا۔ کہ یہ دریا آخر دریائے سندھ میں مل جائے گا۔ چنانچہ میں

اس وقت دعا کرتا ہوں

کہ یا اللہ! سندھ میں تو میرے پیر لگ جائیں۔ یا اللہ سندھ میں تو میرے پیر لگ جائیں میں تیرتا جاتا ہوں۔ لیکن میرے پاؤں نہیں لگتے۔ یہاں تک کہ میں اس جگہ تک پہنچ گیا جہاں سندھ جا کر ڈیلٹا بناتا ہے۔ اس کے قریب جا کر میرے پاؤں لگ گئے۔ اس رؤیا میں میری زبان پر اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا جاری کی تھی کہ یا اللہ۔ سندھ میں تو میرے

پیر لگ جائیں۔ اس کا مجھے ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ اور میں سمجھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے سندھ کو اہم جگہ قرار دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ جب

سندھ بیراج کی سکیم

شروع ہوئی تو مجھے اپنی خواب یاد آگئی۔ اور میں نے جماعت میں تحریک کی کہ جماعت کو اس علاقہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے اس وقت میری اس تحریک کی اہمیت کو نہ سمجھا اور جماعت جس قدر اس وقت حصہ لے سکتی تھی اس نے نہ لیا۔ میں نے دو دوستوں کو زمینوں کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے بھیجا وہ ایک ریونیو آفیسر سے ملے۔ اس نے ہمارے آدمیوں سے کہا کہ ہمیں یہاں آبادی کے لئے آدمی نہیں ملتے۔ آپ پنجابیوں کو یہاں بسائیں۔ ہم آپ کو اس کے عوض زمین کا حصہ دیں گے لیکن ہماری طرف سے یہ پیش کیا گیا۔ کہ دو فیصدی کمیشن ہمیں دیا جائے چنانچہ یہ گفت و شنید کرکے ہمارے آدمی واپس آگئے۔ اور دو تین ماہ مشورہ میں گذر گئے۔ اس عرصہ میں پنجابی آنے شروع ہو گئے۔ جب دوبارہ ہمارے آدمی آئے۔ تو اس ریونیو افیسر نے کہا کہ اب آپ کو کمیشن وغیرہ تو نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ آپ جس جگہ پسند کریں۔ زمین کا انتخاب کر لیں۔ جس جگہ آپ انتخاب کریں گے۔ وہیں ہم زمین کا انتظام کر دیں گے۔ پھر مشورہ کرتے کرتے دیر ہو گئی آخر میں نے بعض دوستوں کو بھیجا۔ انہوں نے زمین کا ایک ٹکڑا انتخاب کرکے درخواست دے دی۔ اور ہم یہ سمجھے کہ کام ہو گیا لیکن سات آٹھ ماہ گذر گئے اور ہمیں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ آخر ہمیں فکر پیدا ہوا ہم نے

دوبارہ تحقیقات کرائی

تو معلوم ہوا کہ ابھی معاملہ زیر غور ہے۔ ایک لمبے عرصے کے بعد ایک افسر نے ہمیں یہ راز بتایا کہ گورنمنٹ وہ زمین جس کا آپ نے انتخاب کیا ہے۔ انگریزوں کو دینا چاہتی ہے اور اس نے انگریزوں کو مفت دی ہے۔ اور آپ قیمتاً مانگ رہے ہیں تو گورنمنٹ

اس اعتراض سے ڈرتی ہے

کہ ہندوستانی اس زمین کو قیمتاً خریدنے پر تیار تھے۔ لیکن ان کو نہیں دی گئی۔ اور انگریزوں کو مفت دی گئی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ آپ سے ٹال مٹول کر رہی ہے تاکہ آپ تھک کر زمین کا ارادہ چھوڑ دیں اور وہ زمین انگریزوں کو دے دے۔

اس کیس کے لئے میں نے ولایت میں اپنے مبلغ کو لکھا۔ کہ وہ سر اڈوارڈ اور لارڈ جارج کو ملیں اور انہیں کہیں کہ یہ ہمارے ساتھ کیا بے انصافی کی جا رہی ہے۔ سر ڈوڈ ورٹر کے میرے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ سر ڈوڈ ورٹر نے کہا کہ میں مسٹر ڈاڈ کو (جو کہ سندھ میں ریونیو آفیسر تھے) لکھوں گا۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور لارڈ جارج نے بھی کہا۔ کہ میں بھی سفارش کروں گا۔ مسٹر ڈاڈ ریونیو آفیسر نے انہیں جواب دیا۔ کہ اس زمین کے متعلق تو فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ وہ انگریزوں کو دی جائیگی اس پر ہمیں کہا گیا کہ آپ

کوئی اور ٹکڑا تجویز کر لیں

میں نے پھر آدمی بھجوائے اور یہ جگہ جو کہ اب احمد آباد اور محمود آباد وغیرہ کے نام سے موسوم ہے تلاش کی گئی یہ ۵۰۰۰ ایکڑ تھی۔ اس میں سے بھی احمد آباد کی جو زمین تھی اس پر بھی انگریز قبضہ کرنا چاہتے تھے کیونکہ وہ کہتے تھے کہ ہمارے ساتھ گورنمنٹ کا وعدہ بیس ہزار ایکڑ کا ہے $17\frac{1}{2}$ ہزار ایکڑ ہم لے چکے ہیں۔ اور $2\frac{1}{2}$ ہزار ایکڑ باقی ہے۔ یہ بھی ہم لے لیں گے اس ٹکڑے کو اگر ہم چھوڑ دیتے تو ہمارے پاس چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رہ جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس معاملہ میں ہماری مدد فرمائی۔ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری خواب کو پورا کرنا چاہتا تھا۔ مسٹر ڈاڈ کے ساتھ ایک ہندوستانی پارسی افسر تھے۔ ان کے دل میں

ہندوستانیوں کے لئے ہمدردی

تھی۔ جب ہمارے آدمی ان سے ملے تو انہوں نے کہا۔ کہ مجھے تو غصہ آرہا ہے۔ یہ ہندوستانیوں کو محروم کیا جا رہا ہے۔ اور تمام حقوق انگریزوں کو دئے جا رہے ہیں۔ لیکن میں کیا کروں گورنمنٹ معاہدہ کر چکی ہے کوئی ذریعہ آپ بتا دیں۔ تو پھر میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں، جب اوپر کے افسر کی مدد کرنے کی خواہش ہو تو ماتحت بھی رستہ پیدا کر لیتے ہیں۔ اس کے ایک کارکن نے کہا اگر جناب چاہتے ہیں کہ ان کی مدد کی جائے تو میں رستہ آپ کو بتا سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ بیشک گورنمنٹ نے بیس ہزار ایکڑ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن انگریزوں نے خود $17\frac{1}{2}$ ہزار ایکڑ لے کر یہ تحریر کر دیا ہے کہ $2\frac{1}{2}$ ہزار ایکڑ ہم چھوڑتے ہیں۔ آپ یہ رقبہ ان کو دے دیں۔ اور اگر انگریزوں کی طرف سے مطالبہ ہو تو آپ انہیں کہہ دیں۔ کہ آپ باقی رقبہ خود چھوڑ چکے ہیں۔ چنانچہ ہم نے

چوہدری فتح محمد صاحب سیال

کو بھیج دیا اور وہ روپیہ وغیرہ ادا کر کے زمین خرید کر واپس آ گئے۔ جب انگریزوں کی طرف سے زور دیا گیا۔ تو اس پارسی افسر نے کہہ دیا کہ میں تو دستخط کر چکا ہوں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے سندھ میں ہمیں اپنا قدم جمانے کا موقع دیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے۔ کہ سندھ بمبئی سے علیحدہ ہو گیا۔ اور اسے صوبہ کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ اور پھر مسلمانوں کی اکثریت ہونے کی وجہ سے اسے خاص اہمیت حاصل ہو گئی۔ جب تک صوبہ بمبئی کے ساتھ اس کا الحاق تھا اس وقت تک ہندو اس پر غالب تھے۔ لیکن علیحدگی کے بعد یہ ایک ایسا صوبہ بن گیا جہاں مسلمانوں کو زبردست اکثریت حاصل ہو گئی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے سندھ میں کئی جگہ ہماری جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور لوگوں میں

احمدیت کی طرف توجہ

پیدا ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ من حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام یعنی اے مسلمانو تم جہاں سے بھی سفر کے لئے نکلو۔ مکہ کی طرف منہ کیا کرو۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس آیت کا مطلب کیا ہے۔ کہ تم جہاں کہیں سے نکلو مکہ کی طرف منہ کیا کرو۔ کیا ہر مسلمان گھر سے نکلتے ہوئے نماز پڑھتا ہوا نکلتا ہے اور پھر جب پہلے ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے۔ کہ حیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ تو پھر اس جگہ دوبارہ اس آیت کے لانے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ جہاں سے بھی نکلو۔ مکہ کی طرف منہ کیا کرو۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمان توحید کے علمبردار تھے۔ اور دوسرے لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ بیت المقدس جو کہ بتوں سے پاک ہے اس کو چھوڑ کر مسلمانوں نے اب خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا شروع کر دیا ہے جو کہ بتوں سے بھرا ہوا ہے۔ گویا یہ بتوں والی جگہ کی تعظیم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ اعتراض چونکہ لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہے۔ اس لئے تم جب بھی خروج کرو۔ خواہ تم شمال کی طرف نکلو۔ خواہ جنوب کی طرف

تمہارے مدنظر یہ ہونا چاہیئے

کہ ہم نے کعبہ کو بتوں سے پاک کرنا ہے۔ چونکہ تمہیں کافروں کے ساتھ لڑائیاں پیش آ رہی ہیں۔ اس لئے تمہیں ہر وقت یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم نے مکہ کو

فتح کرنا اور خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرنا ہے اس حکم میں اصولی طور پر اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ انسان کو اپنا مقصد ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور خواہ وہ کسی کام میں مصروف ہو۔ اُسے نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہیئے ہماری جماعت کے اکثر لوگ ایسے ہیں۔ جو چندہ ادا کرنے کے بعد یہ سمجھتے ہیں۔ کہ باقی روپیہ ہماری ذاتی چیز ہے ہم جس طرح چاہیں اسے خرچ کر سکتے ہیں اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ بات درست ہے۔ لیکن ایک چیز ایسی ہے جس کو مدنظر رکھنے سے باوجود اس کے کہ وہ اپنا روپیہ اپنی مرضی کے مطابق خرچ کریں گے ان کو ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور وہ یہ ہے کہ اس روپے کو وہ ایسے طور پر خرچ کریں۔ جس سے جماعت کو تقویت پہنچے۔ اگر ایک تاجر ایسے طور پر تجارت کرتا ہے۔ کہ اس سے

سلسلہ کو فائدہ پہنچے

اگر ایک صناع ایسے طور پر صنعت کرتا ہے۔ کہ اس سے جماعت کو فائدہ پہنچے۔ تو وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ اس طرح ہمارے ہر کام پر یہ ٹھپہ لگا ہُوا نظر آنا چاہیئے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ مثلاً اگر کسی شہر کے تاجر مل کر پچاس ساٹھ احمدیوں کو تجارت کا کام سکھا دیتے ہیں اور اسی طرح ان کے لئے روزی کمانے کا سامان مہیا کر دیتے ہیں تو یہ چیز ان کے ذاتی منافع سے بہت زیادہ قیمتی ہوگی کیونکہ جان کی قیمت مال سے زیادہ ہوتی ہے اگر کسی شخص کی کوشش سے ایک بھوکا شخص بھی ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے تو یہ ہمارے لئے زیادہ خوشی کا موجب ہے بہ نسبت اس کے کہ ہمارا کوئی تاجر پچاس ہزار روپیہ کمائے۔ کیونکہ بھوک کا ڈر قوم کے اعضاء کو مضمحل کر دیتا ہے۔ لوگ دو بیویاں صرف اس ڈر سے نہیں کرتے۔ کہ ہمیں کھانے کو کہاں سے ملے گا۔ بہار میں جو تباہی مسلمانوں پر آئی تھی۔ اس کا علاج میں نے بہار والوں کو یہی بتایا تھا کہ تم

شادیاں زیادہ کرو

تمہاری عورتیں دوسری شادی کو پسند کریں یا نہ کریں۔ لیکن چونکہ تمہارا ہندوؤں سے مقابلہ ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمہاری تعداد جلدی جلدی بڑھے۔ بیشک عورت یہ پسند نہیں کرتی۔ کہ اس کا خاوند کوئی دوسری شادی کرے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کا یہ اجازت دینا بتاتا ہے کہ ایک وقت قوموں پر ایسا بھی آتا ہے۔ جب اُنہیں فطرتی تقاضوں کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تزوجوا الودود الولود تم بچے پیدا کرنے والی اور محبت کرنے والی بیویوں سے شادی کرو۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اگر زیادہ بچے ہو جائیں گے تو ہم بھوکے مریں گے لیکن مجھے حیرت آتی ہے کہ کیا ان قوموں کو صحابہ رضؓ سے زیادہ بھوکے رہنے کا خطرہ ہے۔ صحابہ کی یہ حالت تھی۔ کہ بعض دفعہ کھجوروں پر اور بعض دفعہ اونٹنی کے دودھ پر ہی گذارہ کر لیتے تھے آج کل کے تو غریب بھی اس وقت کے امراء سے بہت اچھا گزارہ کرتے ہیں اور

امراء کی یہ حالت ہے

کہ وہ اپنے عیش میں ذرا بھی کمی آنا پسند نہیں کرتے۔ اگر مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کریں۔ تو پچاس ساٹھ سال کے اندر مسلمانوں کی گرتی ہوئی حالت درست ہو جائے اور ان کی تعداد کہیں سے کہیں جا پہنچے۔ لیکن بھوک کا خوف انہیں اس پر عمل کرنے نہیں دیتا پس ہماری جماعت کے دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے وجود سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلہ کو فائدہ پہنچے۔ مثلاً ایک تاجر اگر سلسلہ کو فائدہ پہنچانے کی خواہش رکھتا ہے۔ تو وہ ایسا کر سکتا ہے کہ کسی احمدی کو اپنے ساتھ ملا کر تجارت کا کام سکھا دے جب وہ کام سیکھ جائے گا۔ تو وہ دوسری جگہ اپنا کام چلا سکے گا۔ اس طرح کام کرنے سے

جماعت کو بہت تقویت پہنچے گی

ہماری جماعت تو مذہبی جماعت ہے۔ اس میں قومی جذبہ زیادہ شدت کے ساتھ موجود ہونا چاہیئے۔ ہم تو دنیا داروں کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ بھی اپنی خدمات اپنی قوم کی طرف منتقل کر دیتے ہیں۔ انگریزوں کے ہندوستان میں داخل ہونے کا ذریعہ ایک انگریز ڈاکٹر تھا۔ جس نے شاہجہان کی لڑکی کا علاج کیا۔ اور جب وہ اچھی ہو گئی تو شاہجہان نے خوش ہو کر اس ڈاکٹر سے کہا۔ کہ جو انعام چاہتے ہو مانگو۔ اس انگریز ڈاکٹر نے کہا۔ میں اور کچھ نہیں مانگتا آپ صرف اتنی مہربانی کریں کہ ہمارے جہازوں کو ٹھہرنے کے لئے ہندوستان کے ساحل پر کوئی جگہ دے دیں۔ اس طرح انگریز قوم کے لئے ہندوستان میں

قدم رکھنے کا رستہ کھل گیا

اگر وہ ڈاکٹر اس وقت دس بیس لاکھ روپیہ مانگتا اور بڑا امیر کبیر بن جاتا۔ تو کیا اس کی قوم کے دل میں اس کی اتنی عزت قائم ہو سکتی تھی۔ جتنی اب ہے۔ اور کیا اس کی قوم ہندوستان میں داخل ہو سکتی تھی۔ لیکن اس نے اپنے ذاتی مفاد کو نظرانداز کرتے ہوئے قوم کے فائدہ کو مدنظر رکھا جس سے اس کی تمام قوم ہندوستان کی زمین پر غالب آگئی۔ اور اس کی نسلوں کو بھی کئی قسم کے منافع پہنچ گئے۔ پس ہماری جماعت کو انفرادیت کی روح کچل دینی چاہیئے اور ہر شخص کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ میں ایک بیج ہوں۔ جو اپنی قوم کے مفاد کے لئے زمین میں دفن ہو کر اچھے نتائج پیدا کرے گا تاکہ تمہاری ہر قربانی پہلی قربانی سے زیادہ شاندار نظر آئے اور ہر آنے والے سال میں تم پہلے کی نسبت بہت آگے نکل جاؤ۔ یاد رکھو جو شخص چھوٹی چیز پر تسلی پا لیتا ہے

وہ خدائی فوج کا سپاہی

نہیں کہلا سکتا۔ بے شک ریاستوں کے سپاہی چھوٹی چھوٹی فتوحات کو بھی بڑا سمجھتے ہیں۔ لیکن آزاد حکومتوں کے جرنیل ملکوں کو فتح کر کے بھی تسلی نہیں پاتے اسی طرح بلند حوصلہ جماعتیں بھی چھوٹی چیز پر راضی نہیں ہوتیں۔ اور کسی ایک مقام پر ٹھہر جانے کو وہ اپنے لئے موت کا پیغام سمجھتی ہیں۔ تمہیں بھی اپنے اندر یہی عزم پیدا کرنا چاہیئے۔ اور سلسلہ کی ترقی کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ تب اور صرف تب تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مستحق ہو سکتے ہو۔

ولادت

مورخہ ۱۷؍ ۴ کو صبح سات بجے مکرم چوہدری سعید احمد عالمگیر صاحب افسر خزانہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بچہ عطا کیا ہے۔ نام حبیب احمد رکھا گیا ہے نومولود مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب کا پوتا اور مکرم مرزا محمد صدیق صاحب آف پٹی کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو لمبی عمر دے خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

درخواست دُعا

میری بچی صادقہ بیگم اور اس کی سہیلی ظفر بی بی امسال بی اے کا امتحان دے رہی ہیں۔ یہ امتحان ۲۳ اپریل ۱۹۶۰ء کو شروع ہو رہا ہے۔

بزرگانِ سلسلہ احباب جماعت و درویش حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان دونوں بچیوں کی نمایاں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں۔

خاکسار۔ الٰہی عباد اللہ گیانی گوجرانوالہ

دعائے مغفرت

میرے خسر میاں فضل کریم صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے ساکن مالو کے بھگت

تقریب شادی و دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۱۱ اپریل کو عزیزم عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ متعین کراچی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۶۰ء کو محمودہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری چراغ دین صاحب آف سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ کے ساتھ طے پایا تھا۔ برات ربوہ سے سانگلہ ہل گئی اور ۱۱ کی شام کو واپس آگئی۔

مورخہ ۱۴ اپریل کو دولہا کے والد ماجد مکرم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان حال وارد ربوہ نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم نے اجتماعی دعا فرمائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(خورشید احمد)

ضلع سیالکوٹ حال موچی گیٹ لاہور ۱۲ اپریل بروز منگل قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں پر مکرم مولوی قمرالدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے تبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے احباب مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ (راجہ محمد طفیل۔ دو دروازہ یمن ربوہ)

بروقت انتباہ

وقف جدید کو ہر پہلو سے کامیاب بنانا اللہ تعالیٰ کے منشاء کی تعمیل اور اس کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ انسان اپنی بقا کے لئے ہر لمحہ اور ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی عنایات کا محتاج ہے۔ اور قدم قدم پر وہ اپنے جواد و کریم خدا کی اس قدر نعمتوں سے استفادہ کر رہا ہے کہ ان کا شمار اس کی طاقت و استطاعت سے باہر ہے گویا وہ بزبان حال یہ اعلان کر رہا ہے وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا ان نعمتوں میں سے سب سے زیادہ قیمتی اور سب سے زیادہ پیاری نعمت جسے انتہائے نعمت کہنا بیجا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی بندہ کو قرب خاص سے نواز کر خلعت ماموری سے زینت بخشنا ہے قرآن کریم نے اسے اتمام نعمت سے تعبیر فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے ویتم نعمته علیک یہ اتمام نعمت جہاں اس خوش بخت و برگزیدہ فرد کے لئے باعث مسرت و صد افتخار ہوتا ہے۔ وہاں اس کی قوم و ملک بھی اپنے اندر اس برکت کے نزول اور مہبط انوار الٰہیہ کے موجود ہونے پر بجا طور پر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے واذ قال موسیٰ لقومه یقوم اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا" اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فضل اور انعام اپنے ساتھ دو قسم کی ذمہ داریاں بھی لاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ لتؤمنن به" یعنی اگر چاہتے ہو کہ اس شرف کے اہل اور اس خوشی کے حقدار قرار پاؤ تو ضروری ہے کہ تم اس مامور ربانی اور محبوب سبحانی پر دل و جان سے ایمان لاؤ۔ اور مقدور بھر اس کی امداد کرو اور اس کے مشن کی تکمیل کے لئے اس کے قابل اعتماد دست و بازو بن جاؤ۔ اس جگہ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ محض کسی نعمت یا کامیابی کا حصول ہمارے لئے کسی پائیدار خوشی کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ بلکہ اصل اور پائیدار خوشی ہمیں تبھی حاصل ہو سکتی ہے جب ہم اس نعمت کو پانے اور کامیابی حاصل کرنے کے بعد اسے دیر تک اپنے اندر قائم رکھنے کے قابل ہوں۔ ورنہ خوشی کے بعد غم کا زمانہ اور آسائش کے بعد تنگی کا دور ہماری تکالیف بڑھانے اور جلن کو زیادہ کرنے کے سوا ہمیں کیا دے سکتا ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے وجود میں جو برکت و رحمت کا نشان اہل فلسطین کو عطا ہوا تھا۔ اس سے انہوں نے کیا حاصل کیا اور کس چیز نے انہیں اس برکت و رحمت کا وارث ہونے اور خدا کے پیغام کی منادی میں مرکزیت کا مقام حاصل کرنے سے محروم رکھا؟ اور کیوں ان کی ساری فضیلت و شرف اہل روم لے گئے؟ یقیناً یہ نتیجہ تھا نعمت کے ساتھ آنے والی ذمہ داریوں کو قبول نہ کرنے کا اور اسی بات کا کہ ان میں دوبارہ نعمت پانے کی اہلیت کا فقدان تھا۔ اسی طرح مکہ والوں کی طرف نگاہ دوڑائیے۔ جنہیں آسمانی دولت کا گراں بہا خزانہ دیا گیا۔ صفات الٰہیہ کا مظہر اتم ان کے ہاں مہمان ہوا۔ مگر افسوس ان کی شومئی قسمت کہ اپنی قدر ناشناسی اور ذمہ واریوں سے کنارہ کشی کے سبب ظلمت ہائے محرومی سے نجات نہ پا سکے۔ اور آسمانی و زمینی نوروں کا یہ مجمع الانوار اہل یثرب کے حصہ آیا۔ ان پر زندگی کا سویرا ابھرا۔ اور وہی حضرت قدوس کی اس محبوب ترین امانت کے امانت دار ٹھہرے۔ یہاں تک کہ فتح مکہ کے بعد بھی اہل مکہ کو دنیا کے فانی اموال کے سوا کچھ نہ مل سکا جبکہ مدینہ والے مقصود خلائق اور مسجود ملائک کلید مسرت و منبع الفت کو اپنے جلو میں لئے بصد افتخار و شادمانی گھر لوٹے!!!

برادران آج ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نوازا ہے۔ اور یہ شرف ہمیں عطا فرمایا ہے۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں مبعوث ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہمارے پیشرو بزرگوں نے اس نعمت کی خوب قدر کی اور اس کے ساتھ آنے والی ذمہ واریوں کو خندہ پیشانی اور کمال جرأت سے قبول کرتے ہوئے اس راہ میں کسی بھی قربانی سے کبھی بھی دریغ نہ کیا جس کا نتیجہ ہے کہ آج ساری دنیا میں احمدیت پھیل رہی ہے اور اسلام کا بول بالا ہو رہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری موجودہ پود اپنے بزرگوں کی قربانی کے معیار کو قائم نہیں رکھ سکی۔ جس کی وجہ اندرون ملک ہماری قربانیوں کا معیار۔ کمیت و کیفیت کے اعتبار سے گر رہا ہے۔ اور ترقی کی رفتار نسبتاً سست پڑ رہی ہے چنانچہ ہمارے پیارے امام۔ نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی فراست اور اس کی رہنمائی سے عین وقت پر اس خطرہ کو بھانپا اور اس کے سد باب کے لئے تدبیر فرمائی۔ چنانچہ حضور نے بروقت انتباہ کے طور پر ایک مہم کا آغاز فرمایا۔ جسے "وقف جدید" کا نام دیا گیا ہے۔ حضور کا منشاء ہے کہ جماعت کے بوڑھے جوان بچے۔ عورتیں اور مرد سب مل کر اس میں حصہ لیں اور بارہ لاکھ روپیہ کا نذرانہ وقف جدید کے چندہ کے طور پر اپنے محبوب امام کے حضور پیش کریں۔ تا اس ملک میں چپہ چپہ پر تعلیم و اصلاح اور خدمت و رفاہ خلق کے مراکز قائم کئے جا سکیں اور اس جدوجہد کو کامیاب بنانے کے لئے ایک ہزار واقفین زندگی کی خدمات حاصل ہو جائیں اس طرح نہ صرف ہم اہل وطن کے لئے جہالت و بیماری سے نجات کا باعث بنیں گے بلکہ اپنی حکومت کے لئے بھی ایک امدادی بازو ثابت ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی بیماری کے سبب اس تحریک کے مختلف پہلوؤں کو اپنے گرانقدر ارشادات کے ذریعے دوستوں کے ذہنوں میں زیادہ راسخ نہیں کر سکے تاہم ہمارا فرض ہے کہ ہم

"عاقل را اشارہ کافیست"

کے مصداق بنیں اور حضور کی اس مبارک تحریک کی واقعی اہمیت و ضرورت اور تاثیر و منفعت کا پورا احساس کرتے ہوئے دل و جان سے اس پروگرام کی تکمیل میں لگ جائیں تا بہت جلد حضور کی توقع کے مطابق بارہ لاکھ روپیہ کا سالانہ تحفہ حضور کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کے قابل ہو سکیں جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس سعادت کا حصول اس وقت تک مشکل ہے۔ جب تک کہ ہم میں سے ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت اس میں حصہ نہ لے اور اس کی کامیابی میں ہمہ تن کوشش نہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ اور نعمت پانے کے بعد محرومی کی ذلت سے بچائے۔ آمین اللھم آمین۔

میں ان سطور کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اشعار پر اس توقع کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ دوست انہیں زندگی بھر کیلئے اپنا مطمح نظر قرار دیں گے۔ وباللہ توفیق۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

ترجمہ:۔ اے جوانو! کوشش کرو تا دین طاقتور ہو جائے۔ اور گلشن ملت کے اندر بہار اور رونق آ جائے۔

اگر امروز فکر و عزت دیں در شما جوشد
شما را نیز واللہ رتبت و عزت شود پیدا

ترجمہ:۔ اگر آج دین کی عزت کا فکر تمہارے اندر موجزن ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کی قسم تم کو بھی رتبہ اور عزت مل جائے گی۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواست دعا

طلباء میٹرک کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ احباب کرام ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(سردار احمد مخدوم۔ ربوہ)

بھارت سے تجارتی معاہدے کی تفاصیل کا اعلان

راولپنڈی ۱۸ اپریل، بھارت اور پاکستان میں گزشتہ ماہ جو نیا تجارتی سمجھوتہ ہوا تھا محکمہ تجارت نے آج اس کی تفاصیل کا اعلان کر دیا۔ اس سمجھوتے کے مطابق پاکستان بھارت کو ۲۱۴ اشیاء برآمد کرے گا۔ اور وہاں سے ۱۶۶ اشیاء درآمد کرے گا۔ دونوں حکومتیں ایک دوسرے کو ہر طرح کی سہولتیں مہیا کریں گی۔ اور وہ سامان کے تبادلے میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے ادائیگیوں کے متعلق ایک خاص سمجھوتہ کرنے کے سوال پر بھی غور کریں گی۔ اشیاء کا تبادلہ متوازن بنیاد پر کیا جائے گا۔

نادر دواخانہ ربوہ کے مرکبات استعمال کر کے دوست فائدہ اٹھائیں

نادر دواخانہ کے مرکبات

استعمال کر کے دوست فائدہ اٹھائیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو رہے ہیں

(۱) **نادر تحفہ اطفال** بچوں کی صحت کا ضامن ہے قیمت ایک ماہ ۲/۴/- روپے

(۲) **نادر تریاق دمہ** دمہ اور ہر قسم کی کھانسی کا لاجواب علاج ہے۔ قیمت دو ماہ کورس برائے دمہ -/۸/۱۲

(۳) **دوائے دمہ** جو وقتی دورہ کو فوراً روک کر مریض کو تکلیف سے نجات دیتی ہے۔ قیمت ۸-/۱۲

(۴) **نادر تریاق توند** مشک جیسے لٹکے ہوئے پیٹ کو صرف ایک ماہ کھانے سے بغیر دست لائے آرام قیمت -/۲۵

(۵) **نادر تحفہ نسواں** مرض اٹھرا اور صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونے کی بیماری کے لئے قیمت ایک ماہ ۲/۶

(۶) **نادر سرمہ** آنکھوں کی اکثر بیماریوں کا علاج قیمت فی تولہ ۲/-

(۷) **نادر سفوف ہاضمہ** گھروں میں ہر وقت موجود رکھنے کی چیز فی پیکٹ ۲ر فی چھٹانک -/۲/۱

(۸) **حبوب انفلوائنزا** یہ گولیاں نزلہ اور زکام جو ابھی شروع ہو رہا ہو۔ مواد رقیق اور پتلا ہو۔ کھانسی اور چھینکیں بار بار آتی ہوں تو ایک دو خوراک سے آرام آ جاتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولیاں ۲/۸/-

نیز ہر بیماری کا علاج خواہ زنانہ ہو یا مردانہ تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ باہر کے دوست بیماری کی پوری کیفیت اور بیمار کی عمر تحریر فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

منیجر نادر دواخانہ مسجد محمود ربوہ

مشرقی پاکستان کے سابق ارکان اسمبلی کو نوٹس

ڈھاکہ ۱۸ اپریل مشرقی پاکستان کے ایبڈو ٹریبونل نے سابق صوبائی اسمبلی کے دو ارکان مسٹر وجے چندرائے اور مسٹر فضل کریم کے نام شو کاز نوٹس جاری کئے ہیں انہیں سات روز کے اندر بتانا ہوگا کہ وہ چھ سال کے لئے سیاسیات سے ریٹائر ہونے کو تیار ہیں یا نہیں۔

ڈاکٹروں کو معلومات مہیا کرنے کی ہدایت

کراچی ۱۸ اپریل، ڈاکٹروں اور اس پیشے سے تعلق رکھنے والے دوسرے سند یافتہ افراد کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے متعلق مکمل معلومات ۳۱ مئی تک ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کو مہیا کر دیں۔ اس ہدایت کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کے خلاف میڈیکل کورس (ایلفکیشنز) (معلومات) کے آرڈی نینس مجریہ ۱۹۶۰ء کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ تمام معلومات مقررہ فارم پر مہیا کرنی ہونگی لیکن اگر فارم دستیاب نہ ہوں تو سادہ کاغذ پر تحریری معلومات بھی قبول کر لی جائیں گی۔

سیالکوٹ کا مزار سرکاری تحویل میں

لاہور ۱۸ اپریل، صوبائی حکومت نے اوقاف جائیدادوں سے متعلقہ آرڈی نینس کے تحت سیالکوٹ شہر میں حضرت امام صاحب کے دربار اور مزار سے ملحقہ دوسری ساری جائیداد کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ اور اس کے انتظام کے لئے سٹی مجسٹریٹ سیالکوٹ کو منیجر مقرر کیا ہے۔ حضرت امام صاحب کے دربار سے ملحقہ جائیدادیں، ان کے مزار ایک مسجد اور دو قبرستانوں کے علاوہ سیالکوٹ شہر اور دوسرے مختلف دیہات میں تقریباً ۲۰۰ پینتیس کنال زرعی و سکنی اراضی شامل ہے۔

شہری زرعی زمین کے دعویداروں کی رعایت

لاہور ۱۸ اپریل ایک سرکاری اعلان مظہر ہے دعاوی کی رجسٹریشن کے قانون مجریہ ۱۹۵۶ء کے شیڈول چار کے تحت جن دعویدارو کے دعاوی کی تصدیق ہو چکی ہے اور سنٹرل ریکارڈ آفس نے شہری زرعی زمین کی نمبر ۲۰

ضرورت ہے

بجلی کی مصنوعات تیار کرنے والی فیکٹری میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

کلرک = ایک ٹائپ و بک کیپنگ جانتا ہو

الیکٹریشن = ۱ عدد

مولڈر = ۱ عدد

ڈائی میکر = ۱ عدد نکل اور کرومیم کا کام جاننے والا۔

تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں ۱۰ مئی ۱۹۶۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ سابقہ فوجیوں کو ترجیح دی جائے گی۔

چوہدری **محبوب احمد**

پروپرائٹر روزنٹ کیمیکل انڈسٹریز رجسٹرڈ سرگودھا بلاک ۱۸

۲۰ نمبر مستقل الاٹمنٹ کے لئے جن کے استحقاق کا تعین کر دیا ہے انہیں سیلمنٹری سکیم ۲ کے تحت کسی ایک شہری علاقے میں زرعی زمین الاٹ کرانے کا حق بھی دیا جا چکا ہے اب چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شیڈول چار کے تصدیق شدہ دعاوی کے عوض منٹگمری لائلپور۔ ملتان اور سرگودھا کے گنجان آباد اضلاع اور اضلاع رحیم یار خاں مردان اور پشاور میں بھی زمین الاٹ کرانے کی اجازت دے دی جائے لیکن گنجان آباد اضلاع میں کسی کو دو ہزار یونٹ سے زیادہ زمین نہیں دی جائے گی چھ سرحدی اضلاع۔ گوجرانوالہ گجرات سیالکوٹ، جہلم، راولپنڈی اور اٹک اب بھی اس سکیم سے خارج رہیں گے۔ شہری زرعی زمین کے جو دعویدار اپنے دعاوی کے عوض دیہی زمین حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اس ضلع کے ڈپٹی ریہیبلیٹیشن کمشنر کی طرف رجوع کریں۔ جہاں ان کی فرد حقیقت موجود ہے

حکومت انسداد گداگری کی مہم شروع کر رہی

لائلپور ۱۸ اپریل۔ سرکاری اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان صوبے میں انسداد گداگری کی مہم چلانے کے سوال پر سرگرمی کے ساتھ غور کر رہی ہے اس سلسلے میں عنقریب اعلیٰ سطح کی ایک کمیٹی قائم کی جائے گی۔ جو اس مقصد کے لئے مؤثر طریقے تجویز کرے گی اعلیٰ احکام انسداد گداگری کے لئے وقتاً فوقتاً مہمیں چلاتے رہے ہیں۔ مجوزہ کمیٹی ان کی ناکامی کی وجوہات بھی معلوم کرے گی۔

ایک اطلاع کے مطابق ضلع لائلپور میں قریباً پچاس ادارے عطیات اور خیراتی رقوم سے چلائے جا رہے ہیں۔ حال ہی میں لائلپور شہر میں ایک سروے سے پتہ چلا ہے کہ پیشہ ور سوالیوں کے علاوہ ایسے اشخاص جن میں بیشتر تعداد عورتوں اور بچیوں کی ہے جو خیراتی رقوم پر گذر بسر کرتے ہیں اپنی آمدنی کا بیشتر حصہ منشیات پر خرچ کر دیتے ہیں

حیاتِ طیبہ

مصنفہ شیخ عبدالقادر صاحب فاضل

قیمت ساڑھے چھ روپے -/۸/۶ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ الفرقان ربوہ

اوقاتِ روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون دفتر لاہور، جنرل بکنگ آفس سرگودھا، دفتر اے گروپ سرگودھا، دفتر بی گروپ سرگودھا، جنرل منیجر اے گروپ سرگودھا
۴۴۹، ۲۲۳۹ ، ۲۱۶۳-۲۴۶۸، ۲۲۹۳، مکان ۲۱۶۳

نمبر سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
از سرگودھا برائے لاہور	۳ ½	۴ ½	۵ ½	۶ ½	۷ ½	۹/۴۵	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳ ½	۵ ½	۷:۱۵	۸ ½	۱۰ ½	۱۲	۱۳ ½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۸
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵ ½	۱۰/۲۰	۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵ ½	۱۰/۲۰	۱۵/۴۵								

برائے چنیوٹ

نوٹ:- لاہور، سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا، گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

لاہور سے دو بجے بعد دوپہر سروس چنیوٹ تک ہے۔

سن شائن گرائپ واٹر

بچوں کی صحت اور تندرستی کا ضامن

الف عمر فارمیسوٹیکلز۔ پاکستان

تقریب رخصتانہ

میری لڑکی عزیزہ امۃ الحی شرافت ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز سکول ہاتھیان ضلع مردان کی تقریب رخصتانہ عزیزم ناصر احمد صاحب طاہر ابن مولوی برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کوٹلہ نواں ضلع گجرات کے ساتھ مورخہ ۷ ۴ ۶۰ کو بوقت ساڑھے چھ بجے عمل میں آئی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور دین و دنیا میں خدا تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(حافظ محمد افضل پنشنر خوشنویس۔ دار الصدر غربی۔ ربوہ۔ جھنگ)

نوٹ:۔ اس خوشی میں مکرم حافظ صاحب نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء (مینجر)